# سورۃالاحزاب کی آیت 21 کے ...غلط العام مفہوم اور گمراہ کن تشریحات...کی اصلاح

## Surah Al-Ahzaab Chapter 33: Verse 21

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿21﴾

| جماعت احمدیہ | احمد علی [33:21] | محمد جوناگڑھی [33:21] |
|---|---|---|
| یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ | البتہ تمہارے لیے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے ۔ جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے | یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔ |
| **علامہ جوادی [33:21]** | **ابوالاعلیٰ مودودی [33:21]** | **جالندہری [33:21]** |
| مسلمانو ! تم میں سے اس کے لئے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ عمل ہے جو شخص بھی اللہ اور آخرت سے امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہے اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔ | در حقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ تھا، ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔ | تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی اُمید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔ |

اگرچہ۔اللہ تعالے نےاِس آیت میں فرمایاہے کہ۔**یقیناً۔تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک (اچھا) نمونہ ہے۔** مگر فی الحال۔ہماری قوم۔اللہ تعالے کی اِس بات کو سچ ماننے یادرست تسلیم کرنے سے معذور ہے۔کیونکہ۔اگر ہم اللہ تعالے کی اِس بات کو سچ مان لیں۔توپھر۔یاتو یہ ماننا پڑے گا۔کہ ہمارے درمیان اللہ تعالے کا کوئی رسول زندہ موجودہے۔جِس میں ہم یہ عملی اور اخلاقی نمونہ۔(أُسْوَةٌ)۔دیکھ سکتے ہیں۔یا پھر یہ ماننا پڑے گا کہ۔(نعوذ باللہ)۔اللہ تعالے نے وُہ نمونہ رسول میں رکھ کر غلطی کی ہے۔کیونکہ۔جب ہم اُس رسول کو دیکھ ہی نہیں سکتے۔اُس رسول کے اندر والا نمونہ کیسے دیکھیں؟۔

**فی الحال۔ہم یہ نہیں مانتے کہ ہمارے درمیان زندہ رسول موجودہے۔نہ ہی یہ مانتے ہیں کہ اللہ تعالے نے غلطی کی ہے۔**البتہ۔جیسے۔اور کئ قرآنی آیات۔کے مفہوم یا تشریح میں ترمیم کرکے۔ہم نے اُن قرآنی آیات کو۔مانا ہواہے۔ویسے ہی۔اِس آیت کے مفہوم میں ترمیم کرکے۔اِس آیت کو بھی مان سکتے ہیں۔اگروُہی عملی نمونہ (أُسْوَةٌ)..رسول اللہ میں..بتلانے کی بجائے...احادیث میں اور سُنّتِ رسول کی کتب میں بتلایا جائے۔تو مان سکتے ہیں۔

جب قرآنی آیات کے ترجموں میں مناسب ردّوبدل ممکن نہ ہو۔ توترجمہ بدلائے بغیر۔اُن آیات کے مطلب یامفہوم میں ترمیم کرنے کی چند مثالیں۔

**Surah Ale-Imran Chapter 3: Verse 101**

وَ كَيۡفَ تَكۡفُرُونَ وَ أَنتُمۡ تُتۡلَىٰ عَلَيۡكُمۡ آيَاتُ اللَّهِ **وَ فِيكُمۡ رَسُولُهُ** ۗ
وَ مَن يَعۡتَصِم بِاللَّهِ فَقَدۡ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيمٍ ﴿١٠١﴾

| جماعت احمدیہ | ابو الاعلیٰ مودودی [3:101] | محمد حسین نجفی [3:101] |
|---|---|---|
| اورتم کیسے انکار کرسکتے ہو جبکہ تم پراللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں **اور تم میں اس کا رسول (موجود) ہے۔** اور جو مضبوطی سے اللہ کو پکڑ لے تو یقیناً وہ صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیا گیا۔ | تمہارے لیے کفر کی طرف جانے کا اب کیا موقع باقی ہے جب کہ تم کواللہ کی آیات سنائی جا رہی ہیں **اور تمہارے درمیان اس کا رسولؐ موجود ہے؟** جو اللہ کا دامن مضبوطی کے ساتھ تھامے گا وہ ضرور راہ راست پالے گا۔ | اور بھلا تم کیوں کر کفر اختیار کرسکتے ہو۔ جبکہ تمہارے سامنے برابر خدا کی آیتیں پڑھی جارہی ہیں **اور تمہارے درمیان اس کا رسول موجود ہے۔** اور جو شخص خدا سے وابستہ ہو گیا وہ ضرور سیدھے راستے پر لگا دیا گیا۔ |

**Surah Al-Hujraat Chapter 49: Verse 7**

**وَاعۡلَمُوا أَنَّ فِيكُمۡ رَسُولَ اللَّهِ** ۚ لَوۡ يُطِيعُكُمۡ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الۡأَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيۡكُمُ الۡإِيمَانَ
وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمۡ وَ كَرَّهَ إِلَيۡكُمُ الۡكُفۡرَ وَالۡفُسُوقَ وَالۡعِصۡيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ﴿٧﴾

| جماعت احمدیہ | ابو الاعلیٰ مودودی [49:7] | احمد علی [49:7] |
|---|---|---|
| اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول موجود ہے۔ اگر وہ تمہاری اکثر باتیں مان لے تو تم ضرور تکلیف میں مبتلا ہو جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں سجا دیا ہے اور تمہارے لئے کفر اور بد اعمالی اور نافرمانی سے سخت کراہت پیدا کر دی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔ | خوب جان رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول موجود ہے اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیا کرے تو تم خود ہی مشکلات میں مبتلا ہو جاؤ مگر اللہ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے لیے دل پسند بنا دیا، اور کفر وفسق اور نافرمانی سے تم کو متنفر کر دیا ۔ | اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول موجود ہے اگر وہ بہت سی باتوں میں تمہارا کہا مانے تو تم پر مشکل پڑ جائے لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں اچھا کر دکھایا ہے اور تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی نفرت ڈال دی ہے۔ |

اِن دونوں قرآنی آیات میں۔ اللہ تعالےٰ نے تو فرمایا ہے۔ کہ ... تمہارے درمیان اللہ کا رسول موجود ہے...اِن آیات کا ترجمہ بدلا کر عقیدہ ختمِ نبوت کے مطابق ترجمہ کرنا بھی ممکن نہیں تھا۔ چنانچہ۔ ہماری قوم نے ترجمہ بدلے بغیر بھی اِس فرمان کا مطلب (مفہوم) تبدیل کر لیا ہے۔.... چنانچہ بیشک۔اِن دونوں آیات میں۔ اللہ تعالےٰ نے کہا ہے کہ.. **تمہارے درمیان اللہ کا رسول موجود ہے**.. مگر۔ ہمارے علماء نے اِس فرمان کا یہ مطلب مفہوم۔ مان لیا ہے کہ۔ ہمارے درمیان اللہ کا رسول (محمد ﷺ) روحانی طور پر موجود ہے۔ اور۔ احادیث کی کتابوں اور سُنّت کی کتابوں کے ذریعے بھی۔ اللہ کا رسول ...(**ایک طرح سے**) ... ہمارے درمیان ہی موجود ہے۔ ...(استغفر اللہ ربّی)...(استغفر اللہ ربّی)...(استغفر اللہ ربّی)...

ایک اور آیت کی مثال دیکھیں۔اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ۔جب تمہارے درمیان۔کسی معاملے میں تنازعہ کھڑا ہو جائے۔تو اُس معاملے کو اللہ اور اللہ کے رسول کے پاس لیجایا کرو۔لیکن۔چونکہ ہمارے عقیدے کے مطابق۔کوئی رسول موجود ہی نہیں ہے۔تو پھر ایسا معاملہ۔کس رسول کے پاس واپس لوٹاتے۔چنانچہ۔ہم نے ترجمہ بدلائے بغیر۔اِس آیت کا مفہوم تبدیل کر لیا ہے۔کہ اللہ تعالے کا مطلب (مفہوم) سچ مچ کے رسول کے پاس۔معاملے کو واپس لیجانا نہیں ہے۔بلکہ۔**اِس آیت کا مطلب۔احادیث اور سُنّتِ رسول کے مطابق۔اُس معاملے کا فیصلہ کرنا ہے۔** .... (استغفر اللہ ربّی)۔

Surah Al-Nisaa Chapter 4: Verse 59

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾

اِس طرح سے۔ہمارے علماء۔اللہ تعالے کے پاک کلام کا۔مطلب اور مفہوم ۔اپنے عقیدے کے مطابق بدلا لیتے ہیں۔خلافِ قرآن عقیدوں کو۔قرآن کے مطابق بدلانے کی بجائے۔قرآنی آیات کے مفہوم، تشریح یا مطلب کو۔اپنے باطل عقیدوں کے مطابق۔تبدیل کر دیتے ہیں۔

Surah Al-Ahzaab Chapter 33: Verse 21

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾

| جماعت احمدیہ | احمد علی [33:21] | محمد جوناگڑھی [33:21] |
|---|---|---|
| یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ | البتہ تمہارے لیے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے ۔جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے | یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔ |

چنانچہ۔سورۃ الاحزاب کی آیت 21۔...لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ...کے مطلب اور مفہوم میں۔ایسے ہی ردّو بدل کر کے۔ہمارے مذہبی راہنماء۔اِس آیت (33:21)۔کو بھی ماننے کیلئے تیار ہیں۔لیکن۔مناسب تبدیلی کئے بغیر۔اِس آیت کو ماننا۔ہمارے علماء کیلئے ممکن نہیں ہے۔کیونکہ۔**کسی رسول کے اندر عملی نمونے کی موجودگی کو مان لینے سے۔یہ بھی مان ہو جاتا ہے۔**کہ۔جِس رسول میں وُہ نمونہ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ہے۔وُہ رسول خود بھی۔ہمارے درمیان۔زندہ موجود ہونا چاہیئے۔...ورنہ۔اُس عملی نمونہ (أُسْوَةٌ) کا کیا فائدہ۔جیسے دیکھا ہی نہیں جاسکتا ؟۔

Surah Al-Ahzaab Chapter 33: Verse 21

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿21﴾

یہ آیت (33:21)۔آج بھی۔قرآنِ مجید میں موجود ہے۔اور آج بھی یہی بتلارہی ہے کہ۔ تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔ اللہ تعالے.. **ہمارے لئے**..ماڈل یانمونہ (أُسْوَةٌ)۔کسی ایسے رسول میں نہیں رکھ سکتے۔جِس رسول کو۔ہم مل نہیں سکتے،دیکھ نہیں سکتے اور سُن نہیں سکتے !۔اللہ تعالے نے یہ آیت۔قرآنِ مجید میں دانستہ لکھوائی اور رکھی ہوئی ہے۔یقیناً۔یہ آیت (33:21)۔آج بھی اُس طرح سچی ہے۔جیسے۔بوقتِ نزول سچی تھی۔کیونکہ۔اگر یہ آیت۔ہمیشہ کیلئے سچی نہ ہوتی۔تو اللہ تعالے اسے قرآنِ مجید میں نہ رکھواتے۔

چنانچہ۔جِس دِن یہ آیت نازل ہوئی ہے۔اُس دِن سے لیکر آج تک۔جہاں جہاں بھی۔یہ آیت پڑھی جاتی ہے۔ وہاں وہاں پر۔اللہ تعالے کا کوئی نہ کوئی رسول۔اپنے مادی وجود میں۔لازماً۔موجود ہوتا ہے۔تاکہ۔اُس رسول کو مان لینے والے (مؤمن)۔اِس اچھے نمونے...أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ...کا مشاہدہ کر سکیں۔

**اللہ تعالے ایسے نہیں ہیں**۔کہ پہلے خود ہی۔ایک اچھا عملی نمونہ (اُسْوَۃٌ)۔دیکھنے کی دعوت دیں۔پھر کہہ دیں کہ۔سوری !...میں نے وُہ نمونہ (اُسْوَۃٌ)۔ایک خاص رسول میں رکھا تھا۔اور اُس رسول کو۔میں نے وفات دے دی ہے۔لہذا۔اب تم اُس نمونے کو کبھی نہیں دیکھ سکتے۔

جب بھی۔اور جہاں بھی۔کوئی مؤمن۔اِس آیت (33:21)۔کو پڑھے۔ اُس زمانے میں۔اُس مؤمن کی دسترس (پہنچ) کے اندر۔کم از کم۔ایک زندہ رسول۔لازماً۔موجود ہوتا ہے۔....قرآنِ مجید کی یہ آیت آج بھی۔لفظاًلفظاً۔ سچی ہے۔ اِس آیت میں تو... لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ...فرمایا ہے۔چنانچہ۔نہ صرف اللہ کے رسول میں اچھا نمونہ موجود ہے۔بلکہ۔وُہ اچھا نمونہ.. لَكُمْ .. بھی ہے۔ اور یہ کہنا...اللہ تعالے پر الزام ہوگا ۔کہ رسول میں وُہ نمونہ۔(اُسْوَۃٌ)۔ویسے تو۔ہمارے لئے ہے۔مگر ہم اُس رسول کو دیکھ نہیں سکتے۔

اللہ تعالے نے اِس آیت میں بھی۔ہر ایک زمانے میں۔ہر ایک قوم میں۔کم از کم۔ایک زندہ رسول کے ہمیشہ موجود ہونے کی بیّن دلیل۔بیان فرمائی ہے۔

والسلام ....... آپکا قومی بھائی ......... محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)۔

آج .....مؤرخہ۔ 19..... اپریل .....سن عیسوی 2018 ... ہے۔